اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مقبول فرمایا ہے

صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرۂ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباسُ الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

کتاب ہذا کے متعلق بشارت نبویؐ صفحہ ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں

تذکرہ مشائخِ چشتیہ صابریہ

اِقتباس الانوار

زمانۂ تالیف سنہ ۱۱۳۰ھ

تالیف

حضرت شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ

ترجمہ

مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی صابری

نام کتاب .... اقتباس الانوار

مترجم .... مولانا الحاج کپتان واحد بخش سیال چشتی

.... اللہ آباد ضلع رحیم یار خان۔ فون نمبر ۸۷

اشاعت .... محرم الحرام ۱۴۱۴ھ - ۱۹۹۳ء

تعداد .... پانچ صد (۵۰۰)

طباعت .... حامد جمیل پرنٹرز ریٹی گن روڈ لاہور

ناشر .... ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ لاہور

تعارف

اِس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اِسکو حضور رسول مقبول سرورِ کائنات فخرِ موجودات، حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرفِ قبولیت اِن الفاظ میں بخشا ہے :-

"تم نے بہت اچھی کتاب لکھی ہے اور اس میں بہت
عجیب و غریب احوال و اسرار درج کیے ہیں ہم تمہاری
کتاب کو مقبول کرتے ہیں۔" (اس خواب کی تفصیل صہ۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں)

اِسکے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحۂ قبولیّت کتاب پڑھا اور نور سبز کی ایک دھاری دار چادر بطور انعام عطا فرمائی۔ اسکے بعد خلفائے راشدین اور حضرت غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانی رحؒ اور خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین حسن سنجری چشتی رحؒ اور تمام اولیائے کرام جو اس مجلس میں موجود تھے سب نے یکے بعد دیگر کتاب ملاحظہ فرمائی اور اس فقیر کو شرفِ قبولیّت بخشا۔ جب اِس حالتِ کشف سے افاقہ ہوا تو سارا مکان عطر و عنبر کی خوشبو سے معطر پایا۔ اور سجدۂ شکر ادا کیا۔ نیز اس کتاب کا آغاز بھی حضرت غوث الثقلین رحؒ اور حضرت خواجہ بزرگ خواجہ معین الدین چشتی رحمہما کے اشاراتِ باطن سے ہوا۔ حضرت خواجہ غلام فریدؒ ساکن کوٹ مٹھن اپنے ملفوظات مقابیس المجالس میں فرماتے ہیں کہ یہ بادشاہ کتاب ہے اور ایک بلند مقام ولی اللہ کی لکھی ہوئی ہے۔ ہمارے شیخ حضرت مولانا سیّد محمد ذوقی شاہ قدس سرہٗ بھی اِس کتاب کی بہت تعریف فرمایا کرتے تھے اور سفر و حضر میں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جب یہ احقر اجمیر شریف میں بیعت سے مشرف ہوا تو یہ کتاب دیکر فرمایا کہ اِسے پڑھو۔ اسکے بعد حضرت شیخ کے خلیفۂ اوّل و اکبر حضرت شاہ شہید اللہ فریدیؒ نے جو برطانوی الاصل تھے اور کشف المحجوب کا انگریزی ترجمہ پڑھ کر اسلام قبول کیا۔ اس احقر کو یہ کتاب ترجمۂ اردو کیلئے عطا فرمائی جس کا نتیجہ قارئین کرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمۂ مصنّف

الحمد للہ الذي اظهر الاحوال على ارباب المجاهدات واقامهم شائقين فى مقام القرب والمشاهدات والصلاة على من نشر سر الاسلام بين الخواص والعوام وبين شعائر الايمان ناطقا بخير الكلام وعلى اله واصحابه التابعين له في جميع الاقوال والافعال والاخرين من قلبه حقائق الوجد والحال۔

امابعد: ذرّۂ بے مقدار، فارغ از گفتگوئے اغیار (جو اغیار کے طعنہ و تشنیع سے بے پرواہ ہے) غلام مصطفوی محمد اکرم بن محمد علیؒ براسوی، حنفی، قدوسی کہتا ہے کہ یہ کتاب حضرت خاتم النبیینؐ، ائمہ معصومین، خلفاءِ راشدین، پیشوایانِ دین، اولیائے متقدمین و متأخرین کے احوال میں ہے جو کاتب الحروف کے سلسلۂ طریقت کی ترتیب سے حسب فرمائش احبابِ بندہ مثل حافظ فتح محمد سہرندی، میر محمد جعفر، شیخ یار محمد، حافظ امان اللہ دھلوی اور بتقاضائے اشاراتِ غیبی عالمِ معانی سے صورتِ الفاظ و حروف میں اور تقریر سے تحریر کے احاطہ میں آئی ہے اور خلوت خانۂ کنت کنزا مخفیا سے نکل کر صحنِ ظہور میں گامزن ہو کر مقبولِ ظاہر و باطن ہوئی ہے۔

کتاب ہذا کے متعلق بشارتِ نبویؐ

اس وجہ سے کہ جب یہ کتاب اختتام کے قریب تھی تورات کو اس فقیر نے عالمِ واقعہ میں دیکھا کہ باغہائے بہشت میں سے ایک باغ ہے جس کے اندر ایک قبہ ہے جو سُرخ زمرد سے بنا ہوا ہے اور اس کے اندر رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم مع چار یار اور اولیائے

متقدمین و متاخرین تشریف فرما ہیں اور حضرت غوث الثقلین سید محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین حسن سنجری، حضرت شیخ فرید الدین شکر گنج، حضرت سلطان المشائخ نظام الدین بدایونی، بندگی شیخ عبد القدوس گنگوہی، حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی قدس اسرارہم بھی وہاں موجود ہیں۔ اس وقت یہ دعا گو کتاب ھٰذا ہاتھ میں لئے حاضر ہوا اور حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی قدس سرہ العزیز نے اس فقیر کے ہاتھ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کی اور عرض کیا کہ یہ کتاب آپ خلفائے راشدین دائمہ معصومین، اولیائے متقدمین و متاخرین کے احوال میں لکھی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اپنے ہاتھ میں لے کر دریافت فرمایا کہ اس کا مصنف کہاں ہے۔ اس فقیر نے فوراً آگے بڑھ کر عرض کیا کہ حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تم نے بہت اچھی کتاب لکھی ہے اور اس میں بہت عجیب و غریب احوال و اسرار درج کئے ہیں ہم تمہاری کتاب کو مقبول کرتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے فاتحۂ قبولیتِ کتاب پڑھا اور نورِ سبز کی ایک دھاری دار چادر بطور انعام ایں کتاب عطا فرمائی۔ اس کے بعد خلفائے راشدین نے اور حضرت غوث الثقلین، حضرت خواجہ بزرگ اور تمام اولیائے کرام نے جو اس محفل میں حاضر تھے، یکے بعد دیگر کتاب ملاحظہ فرمائی اور اس فقیر کو شرفِ قبولیت بخشا۔ اس کے بعد جب اس حالت سے افاقہ ہوا تو دیکھا کہ خواب گاہ سے عطر و عنبر کی خوشبو آرہی ہے اور سارا مکان عطریاتِ ان ربکم فی ایام دھرکم سے معطر ہے۔ یہ دیکھ کر فقیر کو بے حد مسرت ہوئی اور دوگانہ شکرِ حق ادا کیا، نیز اس کتاب کا آغاز حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجۂ بزرگ رحمہما اللہ کے اشاراتِ باطن سے ہوا تھا۔

چونکہ اس کتاب کے اسرار و رموز کے حامل اجسادِ انسانیہ ہوں گے جو اربعہ عناصر اور روح کا مجموعہ ہیں، میں نے اس کتاب میں ایک مقدمہ اور چار اقتباس درج کئے ہیں۔

مقدمہ کتاب مقدمہ کتاب خلافتِ الٰہیہ کے بیان، چہار مشائخ، چہار اصل سلاسل طریقت و دیگر فروعی سلاسل کے احوال اور رجال اللہ مثل غوث و قطب کے حالات اور مشربِ صوفیۂ اہلِ صفا و مرتبۂ ولایتِ مُقید و مطلق پر مشتمل ہے۔

حضرت امام ابو محمد حسن عسکری بن علیؓ

آں رافع اعلام ہدایت ناصب رایات ولایت، کاشف اسرار خفی وجلی امام ابو محمد حسن بن علی رضی اللہ عنہ ائمہ اہل بیت کے گیارہویں امام ہیں۔

آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی سوسن تھا۔ آپ کی ولادت بروز دوشنبہ بتاریخ دس ماہ ربیع الاول یا ربیع الآخر ۲۳۱ھ اور دوسری روایت کے مطابق ۲۳۲ھ مدینہ میں واقعہ ہوئی۔ آپ کا اسم مبارک اور کنیت حضرت امام حسن بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرح ہے۔ آپ کے القاب ذکی، عسکری، خالص، اور سراج ہیں۔ آپ کی عمر اپنے والد ماجد حضرت امام علی نقی کے وصال کے وقت ۲۳ سال تھی اور دوسری روایت کے مطابق ۲۲ سال تھی کہ مسند امامت پر بیٹھے۔ آپ کے کرامات اور کمالات بے شمار ہیں۔

شواہد النبوت میں لکھا ہے کہ محمد بن ابراہیم بن موسےٰ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ ہماری روزی بہت تنگ تھی۔ میرے والد نے کہا آؤ امام ابو محمد عسکری کی خدمت میں چلتے ہیں۔ اگر انہوں نے ہمیں پانچ سو درہم دے دیئے تو خورد و نوش کا سامان خرید کر کوہستان میں چلے جائیں گے اور میرے دل میں خیال آیا کہ اگر انہوں نے مجھے تین ہزار درہم دے دیئے تو میری ضروریات پوری ہو جائیں گی۔ چنانچہ ہم آپ کے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ ہم وہاں پہنچے ہی تھے کہ اندر سے ایک خادم نے آ کر کہا کہ علی بن ابراہیم اور اس کا بیٹا محمد اندر آجائیں ہم نے جا کر سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا اے علی اتنی دیر تم کس وجہ سے ہمارے پاس نہیں آئے۔ میرے والد نے عرض کیا کہ یا سیدی! مجھے شرم آتی تھی کہ آپ کی خدمت میں آ کر یہ عرض کرتا۔ اس کے بعد جب ہم رخصت ہونے لگے تو خادم نے میرے والد کو پانچ سو درہم کا تھیلہ اور مجھے تین ہزار درہم کا تھیلہ ہاتھ میں دے دیا۔ اس کے بعد خادم نے کہا کہ اس سے اپنا سامان خرید و لیکن کوہستان کی طرف نہ جانا۔ اس کی بجائے فلاں جگہ پر جاؤ اور کام کرو تمہیں کافی فائدہ ہوگا۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق میں اسی مقام پر گیا۔ شادی کی

اور اسی روز مجھے دو ہزار دینار مل گئے۔

شواہد النبوت میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک آدمی کا بیان ہے کہ میں نے امام صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھ کر چند مسائل دریافت کئے۔ اس وقت میرے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ سر کے چوتھائی حصے میں درد کا علاج بھی طلب کروں لیکن لکھنا بھول گیا۔ آپ نے میرے خط کا جواب دیا اور تمام مسائل کا جواب لکھنے کے بعد یہ بھی تحریر فرمایا تم سر کے درد کا علاج پوچھنا بھول گئے اس کا علاج یہ ہے کہ قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاہِیْم کاغذ کے ٹکڑے پر لکھ کر بیمار کے گلے میں ڈال دو۔ چنانچہ میں نے یہ کام کیا اور بیمار کو شفا ہو گئی۔

اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک شخص کا بیان ہے کہ میں آپ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک خوب صورت جوان اندر آیا۔ میں نے دل میں کہا یہ کون ہے امام ذکی نے فرمایا یہ ام خانم کا لڑکا ہے ام خانم ایک عورت ہے جو سنگ پارہ پر مہر لگاتی ہے ہمارے آباؤ اجداد کی مہریں بھی اس نے تیار کی تھیں یہ اب میری مہر لگوانے کیلئے آیا ہے یہ کہکر آپ اس جوان سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ سنگ پارہ نکالو۔ اس نے حکم کی تعمیل کی اور آپ نے اس پہ اپنی مہر رکھدی جس سے آپ کا اسم گرامی ابوالحسن بن علی نمودار ہو گیا اس کے بعد جب وہ جوان باہر آیا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم نے پہلے بھی کبھی آپ سے ملاقات کی تھی اس نے کہا واللہ مجھے عرصہ سے آپ کی زیارت کی آرزو تھی کہ اچانک ایک آدمی آیا جسے میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے کہا اٹھو اور میرے ساتھ چلو۔ میں اس کے ساتھ چل کر یہاں آیا۔

اس کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک آدمی خلیفہ کی قید میں تھا۔ اس نے قیدی کی مشقت سے تنگ آکر امام عسکری کی خدمت میں عریضہ لکھا لیکن شرم کے مارے اپنے دل کی بات ظاہر نہ کر سکا۔ جب وہ خط امام موصوف کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے جواب میں لکھا کہ آج شام کی نماز کے وقت اپنے گھر پہنچ جاؤ گے۔ وہ کسی اور گاؤں میں چلا گیا ہے۔ آپ اس کے پیچھے گئے اور ملنے پر دریافت فرمایا کہ کیا کام ہے اس نے عرض

کیا کہ میں نے بہت بڑا قرض ادا کرنا ہے کہ جس کی ادائیگی سے عاجز آ گیا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کے سوا مجھے کوئی شخص اس بارِ گراں سے نجات نہیں دلا سکتا۔ آپ نے فرمایا فکر مت کرو دوسری صبح آپ نے اعرابی سے فرمایا کہ میں تم کو ایک بات کہوں گا۔ اس کا انکار ہرگز نہ کرنا۔ اس نے کہا بہت اچھا۔ آپ نے اسے ایک رقعہ دیا جس میں لکھا تھا کہ میں نے اس قدر قرض فلاں اعرابی کو ادا کرنا ہے۔ رقعہ لکھ کر اعرابی سے کہا کہ میں گھر جاتا ہوں تم یہ رقعہ لے آنا اور مجھ سے رقم طلب کرنا اور مجھ سے سخت کلامی بھی کرنا۔ قرار داد کے مطابق اعرابی نے دوسرے دن آپ کی خدمت میں آ کر رقم طلب کی امام صاحب نے فرمایا کچھ دیر ٹھہرو رقم ادا کر دوں گا لیکن اس نے سخت کلامی شروع کر دی اس بات کی خبر رفتہ رفتہ خلیفہ متوکل تک پہنچ گئی۔ اس نے حکم دیا کہ امام صاحب کے پاس تیس ہزار درم بھیج دیئے جائیں۔ جب یہ رقم آپ کے پاس پہنچی تو آپ نے اعرابی کو بلا کر اس کے حوالہ کر دی اور فرمایا کہ لو اپنا قرض ادا کرو اور جو کچھ بچ جائے اسے اپنے بال بچوں پر خرچ کرنا۔

کتاب مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ خلیفہ متوکل نے ایک مکان میں مرغی خانہ بنایا ہوا تھا جو شخص وہاں جاتا مرغیاں اس قدر شور مچاتی تھیں کہ اور کوئی آواز نہیں سنائی دیتی تھی۔ لیکن جب امام صاحب وہاں جاتے تھے تو وہ خاموش ہو جاتی تھیں جب آپ باہر چلے جاتے تو پھر شور مچانے لگتی تھیں۔

اس کتاب میں ایک اور روایت یہ ہے کہ ایک شخص نے امام صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر کوفہ کے قاضی کی شکایت کی کہ مجھے تنگ کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تین دن اور صبر کر لو۔ چنانچہ تین دن کے بعد قاضی کی معزولی کا حکم آ گیا۔

کتاب مذکور میں یہ بھی درج ہے کہ ایک شخص نے آپکی خدمت میں آ کر عرض کیا کہ میری بیوی حاملہ ہے۔ آپ دعا کریں کہ لڑکا پیدا ہو۔ آپ نے فرمایا لڑکا ہو گا اور اس کا نام محمد رکھنا۔ چند روز کے بعد اس کے گھر لڑکا پیدا ہوا اور اس کا

نام محمد رکھا گیا آپ کے کرامات اس قدر ہیں کہ بیان سے باہر ہیں۔

وصال صاحب مراۃ الاسرار لکھتے ہیں کہ بروز شنبہ آخر ماہ جمادی الثانی اور دوسری روایت کے مطابق ۲ ماہ رجب ۲۵۴ھ کو خلیفہ مستنصر بن متوکل کے عہد میں آپ کا وصال ہوا بعض مورخین کا خیال ہے کہ خلیفہ مستنصر نے آپ کو زہر دے کر شہید کیا آپ کا مدفن علاقہ سر من رائے کے گاؤں سامرہ میں واقعہ ہے آپ کی عمر چالیس سال اور مدت امامت ۳۳ سال اور چند ماہ تھی۔ آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھیں۔ رحمۃ اللہ علیہ

اللھم صل علی محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

از رہگذرِ خاکِ سر کوئے شما بود۔ ہر نافہ کہ در دستِ نسیم سحر افتاد

حضرت امام ابوالقاسم محمد بن حسن مہدیؓ

آن مطلع انوار سرمدی، خاتم ولایت محمدی، مجدد دین پاک احمدی امام برحق ابوالقاسم محمد بن حسن مہدی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ ائمہ اہل بیت کے بارہویں امام ہیں۔ آپ کی ولادت شب جمعہ ۱۱ رشعبان ۲۵۵ھ اور شواہد النبوت کی روایت کے مطابق ۲۳ / رمضان ۲۵۸ھ کو بمقام سرمن سرائے واقعہ ہوئی۔ آپکی والدہ کا اسم گرامی نرجس تھا۔ بعض کے نزدیک سوسن اور بعض کے نزدیک صقیل تھا بارہویں امام کا اسم شریف اور کنیت حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق ہے آپ کے القاب مہدی، حجۃ، قائم، منتظر، صاحب زمان، اور خاتم ائمہ اثنے عشرہ ہیں۔ آپ کی عمر اپنے والد ماجد امام عسکری کے وصال کے وقت پانچ سال تھی کہ مسند امامت پر متمکن ہوئے جس طرح حق تعالےٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا کو حالت طفولیت میں حکمت عطا فرمائی تھی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بچپن ہی میں بلند مرتبہ عطا فرمایا تھا آپ کو بھی صغیر سنی میں منصب امامت سے نوازا۔ آپ کے کرامات اور کمالات اس قدر ہیں کہ اس مختصر سی کتاب میں ان کی گنجائش نہیں۔

شاندار ولادت

شواہد النبوت میں مولانا عبدالرحمٰن جامی حضرت امام علی نقی کی ہمشیرہ حضرت بی بی حلیمہ سے جو حضرت امام عسکری کی پھوپھی تھیں روایت نقل کرتے ہیں کہ حسن عسکری نے مجھ سے کہا آج رات ہمارے گھر قیام کریں ہمیں حق تعالےٰ فرزند عطا فرمائیں گے۔ میں نے کہا۔ بیٹے بچہ کیسے پیدا ہوگا آپ کی اہلیہ نرجس میں تو حمل کی علامت نظر نہیں آتی انہوں نے کہا پھوپھی جان نرجس میں موسےٰ علیہ السلام کی والدہ کی طرح حمل کی کوئی علامت ظاہر نہ ہوگی۔ چنانچہ اس رات میں وہاں رہی۔ آدھی رات کے بعد میں نے اٹھ کر نماز تہجد ادا کی، نرجس نے بھی تہجد پڑھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اب تو صبح ہونے والی ہے جو کچھ حسن عسکری نے کہا تھا پورا نہ ہوا۔ یہ خیال آیا ہی تھا کہ حسن

عسکری نے دور سے آواز دے کر کہا کہ پھوپھی جان جلدی نہ کریں اور نرجس کے پاس پہنچی رہیں۔ چنانچہ میں ان کے پاس گئی کیا دیکھتی ہوں کے ان کے جسم پر لرزہ طاری ہے۔ میں نے ان کو اپنے سینے سے لگایا اور قل ھو اللہ احد۔ انا انزلنا اور آیۃ الکرسی پڑھ کر ان پر دم کیا۔ مجھے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ جو کچھ میں پڑھتی رہی وہی کچھ ان کے پیٹ کے اندر بچہ پڑھ رہا تھا۔ اس کے بعد پورا گھر روشن ہو گیا بچہ پیدا ہوا میں نے خدا تعالےٰ کو سجدہ کیا اور بچے کو اٹھا لیا۔ حسن عسکری نے آواز دی۔ کہ پھوپھی جان بچے کو میرے پاس لاؤ۔ جب میں بچے کو ان کے پاس لے گئی تو انہوں نے اسے گود میں لے لیا اور اپنی زبان ان کے منہ میں دینے کے بعد فرمایا کہ اے میرے بیٹے اللہ کے حکم سے میرے ساتھ بات کرو۔ بچے نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر قرآن مجید سے دو تین آیات پڑھیں۔

شواہد النبوت میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب امام مہدی پیدا ہوئے تو دو زانوں ہو کر انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور فرمایا الحمد للہ رب العلمین اس کتاب میں بی بی حلیمہ سے یہ روایت بھی نقل کی گئی ہے کہ بچے کی پیدائش کے بعد سبز رنگ کے پرندوں نے ہمیں گھیر لیا۔ میں نے حسن عسکری سے پوچھا کہ یہ پرندے کیا ہیں انہوں نے جواب دیا کہ یہ جبرائیل اور دیگر ملائکہ رحمت ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ بچے کو اس کی والدہ کے پاس لے جاؤ۔ وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ بچہ ناف زدہ اور ختنہ شدہ تھا اور اس کے دائیں پہلو پر یہ لکھا تھا۔ جاء الحق وذھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ (حق آیا اور باطل رخصت ہوا بے شک باطل بھاگ جانے والا ہے)

شواہد النبوت میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام حسن عسکری کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بعد خلیفہ اور امام کون ہوگا۔ آپ اندر چلے گئے اور بچے کو کندھے پر بٹھائے ہوئے باہر تشریف لائے بچہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا چودھویں کا چاند ہے۔ اس وقت

ان کی عمر تین برس تھی۔ امام حسن عسکری نے اس شخص سے فرمایا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے ہاں مکرم نہ ہوتے تو میں تجھے یہ بچہ نہ دکھاتا اس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور اس کی کنیت آنحضرت کی کنیت ہے۔ یہ بچہ دنیا میں اس وقت عدل قائم کرے گا جب ظلم وستم کا دور دورہ ہوگا۔

امام موصوف کے قتل سے خلیفہ معتمد عاجز آگیا

کتاب مذکور میں یہ بھی لکھا ہے کہ جب حضرت امام حسن عسکری کا وصال ہوا تو خلیفہ معتمد بن عباس نے دو آدمیوں کو حکم دیا کہ سامرہ کی طرف جاؤ اور امام کے گھر میں جو کچھ ہو لے آؤ اور ان کے گھر کا جو فرد ملے اس کا سر کاٹ کر لے آؤ چنانچہ وہ آدمی ان کے گھر آئے وہاں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا۔ پردہ اٹھا کر دیکھا کہ ایک تیز دریا بہہ رہا ہے اور سطح آب پر مصلے بچھے ہوئے ایک نہایت ہی خوب صورت جوان کھڑا نماز پڑھ رہا ہے اور ان دو آدمیوں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا ان میں سے ایک نے چھلانگ لگائی تاکہ وہاں تک پہنچ جائے لیکن غوطے کھانے لگا اور آہ وفریاد کی۔ دوسرے آدمی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ اب وہ حیران تھے کہ کیا کریں۔ انہوں نے امام صاحب کے سامنے معذرت کی کہ ہم اپنی خوشی سے نہیں آئے بلکہ خلیفہ کے حکم سے آئے۔ لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہ کی۔ آخر انہوں نے معتمد کے پاس جا کر ماجرا بیان کیا۔ یہ سن کر معتمد بھی حیران ہوا لیکن ان کو حکم دیا کہ یہ راز کسی کے سامنے فاش نہ کرنا۔

کیا امام مہدی موعود وہی امام محمد بن امام حسن عسکری ہوں گے؟

مراۃ الاسرار میں کتاب حبیب السیر سے روایت نقل کی گئی ہے کہ امت محمدیہ کے تمام فرقوں کے علماء بزرگوار اور فضلائے عالی مقدار کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ظہور امام مہدی ضرور ہوگا اور امام عالی مقام کے حسن اہتمام اور اجتہاد سے دنیا عدل وانصاف سے پُر ہو جائے گی۔ لیکن اس بات پر اختلاف ہے کہ

آیا امام مہدی موعود وہی امام حسن عسکری کے فرزند ہوں گے کہ بنی فاطمہ میں کوئی اور شخص ہوگا۔ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ شخص آل رسول یعنی اولاد فاطمہ میں سے ہوگا جو آخر زمان میں پیدا ہوگا۔ امام محمد بن حسن عسکری امام مہدی نہ ہوں گے چنانچہ شیخ علاؤ الدولہ سمنانی قدس سرہٗ اپنی کتاب عروۃ الوثقیٰ میں لکھتے ہیں کہ جس وقت امام محمد بن حسن عسکری لوگوں کی نظر سے غائب ہوئے تو پہلے وہ حلقہ ابدال میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد مدارج میں ترقی ہوئی تو آپ قطب اعلیٰ کے مقام پر پہنچ گئے اور اسی مقام پر وصال فرمایا اور مدینہ منورہ میں آپ کا وصال ہوا اور وہیں مدفون ہوئے۔ لیکن مذہب امامیہ اثنیٰ عشرہ یہ ہے کہ امام مہدی موعود وہی امام محمد بن عسکری ہوں گے۔ ان کا وصال نہیں ہوا بلکہ سر من رائے کے مقام میں مخفی ہو گئے تھے۔ جب مشیت ایزدی ہوگی ان کا ظہور ہوگا۔

مراۃ الاسرار میں یہ بھی لکھا ہے کہ فرقہ امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کے مرتبہ غیب ہوئے۔ ایک غیبت قصریٰ یعنی مختصر غائب ہونا۔ یعنی آپ کے سامرہ میں مخفی ہو جانے سے انقطاع سفارت تک۔ دوسری غیبت طویل یعنی طویل عرصہ کے لئے غیب ہونا جو انقطاع سفارت سے لے کر آخر زمان تک جب آپ اللہ کے حکم سے آپ کا دوبارہ ظہور ہوگا۔ سفارت سے یہ مراد ہے کہ عارضی طور پر مخفی ہو جانے کے دوران آپ کے یکے بعد دیگرے چند سفیر تھے جن کے ذریعے آپ مخلوق خدا کی حاجت روائی کرتے رہے۔ اس اثنا میں آپ سے بیشمار کرامات کا ظہور ہوا۔ جن کا ذکر روضۃ الصفاء اور حبیب السیر میں کثرت سے موجود ہے یہ سفارت ایک شخص علی بن محمد پر ۳۲۶ھ میں ختم ہوئی اس کے بعد کسی سفیر نے امام موصوف کو نہ دیکھا نہ آپ کا کلام سنا۔

ایک فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ مہدی آخر الزمان حضرت عیلےٰ بن مریم ہوں گے۔
لیکن یہ روایت بہت ضعیف ہے اس وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر صحیح اور متواتر احادیث میں امام مہدی آخر الزمان کا بنی فاطمہ سے ہونا ثابت

ہے اور یہ کہ عیسٰی بن مریم ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے تمام عارفان صاحب تمکین
اس بات پر متفق ہیں۔ چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے اپنی کتاب فتوحات
مکیہ میں مفصل لکھا ہے کہ امام مہدی آخرالزمان آل رسول صلی اللہ اور آل فاطمہ زہرا
سے ہوں گے۔ آپ کا اسم گرامی، رسول اللہ کا اسم ہوگا اور تین سو ساٹھ رجال اللہ
کامل آپ کے ہمراہ ہوں گے۔ آپ روئے زمین کو ظلم وستم سے پاک کر دیں
گے۔ الی آخرہ۔

کتاب مقصد اقصٰے میں لکھا ہے کہ شیخ سعدالدین حموی قدس سرہ نے امام مہدی
آخرالزمان کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جس میں ایسی علامات بیان کی گئی ہیں کہ اور
کسی میں نہ ہوں گی۔ جب آپ کا ظہور ہوگا ولایت آشکارا ہو جائے گی اور اختلاف
مذاہب، ظلم، بدخوئی، وغیرہ مٹ جائیں گی ولایت مطلق محمدی آپ پر ختم ہو جائے
گی۔ یہ ہے جو تمام مصنفین نے امام محمدی صاحب الزمان کے متعلق لکھا ہے اور
اس فقیر راقم الحروف کو اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ باوجودیکہ ان کا تعلق فرقہ ناجیہ
اہلِ سنت وجماعت سے ہے معلوم نہیں کس وجہ سے انہوں نے رافضیوں کی
روایات نقل کی ہیں۔ جو مردود کونین ہی ممکن ہے ان علمائے اہل سنت وجماعت
کے پاس اپنے اکابر کی کوئی روایات نہ تھیں یا روافض کی روایات نقل کرنے میں
ان کی نیت خیر تھی لیکن نیت کا علم کسی کو نہیں ہو سکتا۔ اِس وجہ سے یہ فقیر جو فرقہ ناجیہ
اہل سنت وجماعت کا کمترین فرد ہے عرض پرداز ہے کہ حق بات یہ ہے کہ
مہدی موعود وہ ایسا شخص ہوگا جو اولاد فاطمہ میں سے آخرالزمان میں پیدا ہوگا اور جو
کچھ روافض کی طرف سے اس بارے میں کہا گیا ہے سب باطل محض ہے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ وآلہ واصحابہ اجمعین
از رہگذرِ خاکِ سرِ کوئے شما بود ۔ ہر نافہ کہ در دستِ نسیم سحر افتاد